سیرت پیراں نجواں اے نو جوان سبق حاصل کن زخوے نیک شاں

اے نو جوان بزرگوں کے حالات پڑھ انکی نیک عادتوں سے سبق حاصل کر

تذکرۃ الاولیاء

اوچ شریف

مؤلفہ

علامہ دین محمد عباسی

ریٹائرڈ ڈویژنل خطیب اوقاف

ناشر

ادارہ معارف الاولیاء اوچ شریف

ملنے کا پتہ

محمد اقبال نازکی محلّہ عباسی

شمس کالونی اوچ شریف ضلع بہاولپور

Scanned by CamScanner

سیرت پیراں نجواں اے نوجوان سبق حاصل کن زخوے نیک شاں

اے نوجوان بزرگوں کے حالات پڑھ انکی نیک عادتوں سے سبق حاصل کر

تذکرۃ الاولیاء

اوچ شریف

مؤلفہ

علامہ دین محمد عباسی

ریٹائرڈ ڈویژنل خطیب اوقاف

ناشر

ادارہ معارف الاولیاء اوچ شریف

ملنے کا پتہ

محمد اقبال نازکی محلہ عباسی

شمس کالونی اوچ شریف ضلع بہاولپور

Scanned by CamScanner

جملہ حقوقِ طباعت بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

طباعت ________ بارِ ششم

تعداد ________ ایک ہزار

ناشر ________ محمد اقبال نازکی

پبلشر ________ صوفیاء اکیڈمی اوچ شریف

طابع ________ شرقی آفسٹ پرنٹنگ پریس

بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

فون : ۵۷۱۸۸۰

قیمت : ________ /۱۰۰ روپے

یہ کتاب مندرجہ ذیل مقامات پر مل سکتی ہے

- کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان
- محمد حسین۔ نگران دربار حضرت سید جلال الدین بخاری رح
- محمد اقبال نازکی مؤذنِ دربار حضرت مخدوم جہانیاں اوچ شریف

طالبِ دعاء

دین محمد عباسی عفی عنہ

فہرست مضامین تذکرۃ الاولیاء

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حامداً و مصلیاً۔

تمام مخلوقات کو خدا تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ جنوں اور انسانوں کو مکلف بنا کر سب مخلوق سے انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ نوع انسانیت کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ فطرت کا تقاضہ یہی ہے کہ ہدایت حاصل کرنے والوں سے ہدایت دینے والا پہلے موجود ہونا چاہیئے۔

اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کا سلسلہ جاری رہا۔ جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر نبوت اور رسالت ختم ہوئی۔

تو پھر ہدایت دینے کے فرائض ولایت کے سپرد کر دیئے گئے۔ اولیاء کرام نے اشاعتِ اسلام اور شرف انسانیت کو برقرار رکھنے اور ذلت سے بچانے کیلئے پوری کوشش کی۔ حتیٰ کہ بزرگان دین نے دور دراز ملکوں کے رہنے والے انسانوں کو نورِ ہدایت پہنچانے کے لئے اپنے آبائی وطن کو خیرباد کہہ کر سفر اختیار کیا۔

Scanned by CamScanner

اگر کوئی خامی محسوس کریں گے۔ تو مصلحانہ انداز میں فقیر مؤلف تک پہنچادیں گے۔ نیز اگر کسی صاحب کے پاس مندرجہ ھذا کتابچہ کے اولیاء کرام کے مزید حالات ہوں تو وہ بھی پہنچا دیں گے۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں ان حالات کی بھی اشاعت ہو سکے۔ شکریہ!

لفظ ولی کے معنے

لفظ ولی ولیاً سے ماخوذ ہے۔ ولیا کا لغوی معنے قریب ہونا ہے۔ ولی کے اصطلاحی کئی معانی ہوتے ہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ ہر لفظ کے اصطلاحی معانی جتنے ہوتے چلے جائیں۔ لغوی معنے بھی ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے ولی کا معنی دوست ہے۔

محبت کے لحاظ سے دوست، دوست کے قریب ہوتا ہے ولی کا معنی مددگار ہے۔ مدد کرنے والا مدد طلب کرنے والے کے قریب ہوتا ہے ولی کا معنے مختیار ہے۔ مختیار مالک کے قریب ہوتا ہے۔

ولی کا معنے وارث ہے۔ وارث مورث کے قریب ہوتا ہے۔ ولی کا معنی مقرب ہوتا ہے۔ مقرب، مقرب کے قریب ہوتا ہے۔ یہ بالکل واضح ہے۔ عام طور پر ولی کا معنی مقرب لیا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر ولی کو اللہ تعالےٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ وہ عوام الناس کو اللہ تعالےٰ کا مقرب بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

جیسے احادیث شریف میں واضح ہے۔ کہ جب میرا بندہ نوافل کے

Scanned by CamScanner

ذریعے میرے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ تو میری رحمت کی رفتار اس کے قریب ہونے کیلئے بہت ہی تیز ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کے کانوں میں میری رحمت کے انوار و تجلیات آجاتے ہیں جن سے وہ سنتا ہے۔

اس کی آنکھوں میں میری رحمت کے انوار و تجلیات آجاتے ہیں جن سے وہ دیکھتا ہے۔

ولی کی روحانی قوت

جب انسان رب بے نیاز کی بارگاہ میں بہت نیاز پیش کرنے کے باعث مقرب خداوند بن جاتا ہے۔ تو اس کی قوت روحانی بھی قوی ہو جاتی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ کے ولی کی طاقت کا ذکر قرآن مجید اس طرح ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی ایسا طاقتور ہے جو بلقیس کا تخت جلدی میری خدمت میں پیش کرے تو عفریت جن نے کہا میں بلقیس کا تخت آپ کی خدمت کچہری برخواست ہونے سے پہلے پیش کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی ہے۔ جو اس سے بھی کم وقت میں بلقیس کا تخت تین سو میل سے اٹھا کر جلدی میرے پیش کرے عاصف بن برخیا نے کہا میں بلقیس کا تخت آنکھ جھپکنے سے پہلے آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ واقعی عاصف بن برخیا نے آنکھ جھپکنے سے پہلے تین سو میل سے بلقیس کا تخت اٹھا کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پیش کیا۔ یہ

قوتِ ولایت تھی۔ (سورت نمل)

مولانا رومؒ نے ولی کی طاقت کا یوں ذکر کیا ؎

اولیاء را ہست قدرت از الہٰ تیرِ جستہ بازگرداند ز راہ

ولی کو اللہ تعالےٰ کی طرف اتنا طاقت دی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ چلتے ہوئے تیر کو واپس کر سکتا ہے۔

ولی کی محبت کی تاثیر

ولی کی محبت خداوند داد نعمت ہے خوش قسمت انسانوں کو نصیب ہوتی ہے۔

جب اصحاب کہف نے ایمان کے تحفظ کیلئے وطن چھوڑا۔ تو ایک کتے نے ان کی صحبت اختیار کر لی۔ جب یہ لوگ غار میں سو گئے تو تین سو نو سال کتا غار کے دہانہ پر ان کی محبت میں انتظار کرتا رہا۔ قرآن مجید میں یوں ذکر ہے۔ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ط جب وہ اللہ تعالیٰ کے ولی جاگے تو اس کتے پر ایک ایک نظر ڈالی تو اس کتے کی تقدیر بدل گئی۔ قسمت جاگ اٹھی۔ تمام روئے زمین پر کتوں کی جنس میں سے اس کتے کی شان ملی جس نے ولیوں کی صحبت اختیار کی۔

مولانا رومؒ نے ولی کی صحبت کا ذکر اس طرح کیا ؎

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا گو نشیند در حضورِ اولیاء

جو شخص خدا تعالیٰ کے قرب کا خواہشتگار ہے۔ اُسے کہہ دیجئے کہ وہ ولی کی صحبت اختیار کرے۔

ولی کیسے بنتے ہیں

یہ بہت طویل مضمون ہے۔ مختصر یہ کہ جب انسان ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فرمانبرداری میں کمال حاصل کرتا ہے۔ ولی بن جاتا ہے۔ اس کا اختصار علامہ اقبال کے یوں کیا ہے

چوں فنا اندر رضائے حق بود　　بندۂ مؤمن قضائے حق بود

جب انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا میں فنا کر دیتا ہے۔ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بن جاتا ہے۔

مزارات پر جانے کے آداب

یہ مسلم بات ہے۔ کہ اولیاء کرام کشتہ گمان تسلیم و رضا ہیں۔ فانی زندگی شریعت کی پابندی میں گذار کر مزاروں میں آسودہ خواب استراحت ہیں۔

ہر وہ بات جو پابند شریعت کو ناگوار گذرتی ہے۔ صاحب مزار کو بھی ناگوار گذرتی ہے۔ آجکل جو عورتیں گاتی بجاتی مزاروں پہ جاتی ہیں۔ یہ بات

Scanned by CamScanner

یقیناً ناجائز اور گناہ ہے۔

عورتیں مزارات پر جائیں لیکن شریعت کی پابندی ضروری ہے۔ جبکہ نماز کیلئے بھی عورت کو پردہ کی پابندی لگائی گئی ہے۔

جب زائر دربار کے اندر داخل ہونا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ صاحب مزار کے پاؤں کی طرف سے داخل ہو کر مغربی جانب کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ختم پڑھے اور صاحب مزار کی روح کو بخشے اور دعا مانگے کہ یا الٰہی مجھے صاحب مزار کے صدقے سعادت دارین نصیب فرما۔

حضرت سیّد جلال الدینؒ

کے خاندانی حالات حضرت علی اصغر ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے لکھ رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کا آپ کے سسر حضرت بدر الدین باکھریؒ کا سلسلہ نسب حضرت علی اصغر ثانیؒ سے جاملتا ہے۔

شجرہ نویس خلیفہ شمیم عباس اُدھیڑا لعف

0300 6847329

سیّد علی اصغر بن سیّد جعفر ثانی رحمتہ اللہ علیہما

آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کے دو فرزند ہوئے۔ سید عبد اللہ اور سید اسمٰعیل۔ سیّد عبد اللہ بخاری خاندان کے مورث اعلیٰ ہوئے۔ اور سید اسمٰعیل باکھری خاندان کے مورث اعلیٰ ہوئے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(قلمی بیاض) گلزارِ محمدی ص ۱۱

۵ صفر ۲۹۱ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ سامرہ میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥

سیّد عبد اللہ بن سیّد علی اصغر رحمتہ اللہ علیہما

راضی باللہ عباسی کے دورِ حکومت میں بتاریخ ۹ ربیع الاول ۳۴۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ مزار شریف بغداد میں ہے۔

سیّد احمد بن سیّد عبداللہ رحمتہ اللہ علیہما

آپ حضرت سید جلال الدین بخاری کے پہلے دادا ہیں۔ جنہوں نے سرزمین بخارا کو نوازا۔ بتاریخ ۵ ر صفر ۳۸۰ھ میں مطیع باللہ عباسی کے دورِ حکومت میں آپ کا وصال ہوا آپ کی مزار بخارا میں ہے

سیّد محمود بن سیّد احمد رحمتہ اللہ علیہما

۲۱ ر جمادی الاوّل ۴۷۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ بخارا میں آپ کی مزار ہے۔

سیّد محمد بن سیّد محمود رحمتہ اللہ علیہما

بتاریخ ۱۹ شوال ۵۴۷ھ میں آپکا وصال ہوا۔ مزار بخارا شریف میں ہے۔

سیّد جعفر ثالث بن سیّد محمد رحمتہ اللہ علیہما

آپ کے چار فرزند تھے سید علی ابو المؤید، سید محمد اکبر، سید

Scanned by CamScanner

علی اصغر اور سیّد عبدالقادر مؤخر الذکر تینوں حضرات بعلت چیچک عالم طفولیت میں وصال فرما گئے۔ اور حضرت علی ابوالمؤید بخاری خاندان کے مورث اعلیٰ ہے۔ بتاریخ ۱۹ ذی القعدہ ۵۹۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

سید علی ابوالمؤید رحمتہ اللہ علیہا

آپ کی چار بیویاں تھیں۔ ایک مستورہ بی بی شہر بانو، سلطان محمود بادشاہ طوران کی صاحبزادی تھی۔ جن کے بطن عفت سے قطب الاقطاب حضرت سیّد جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔ جن کی سیرت مبارکہ پر زیر نظر کتاب لکھی گئی ہے۔

دوسری بی بی آمنہ سیّد عبداللہ شاہ شیرازی کی صاحبزادی تھی۔ جن کے بطن عفت سے سیّد احمد، سیّد حاجی حلیم اور سیّد عبدالوہاب پیدا ہوئے۔

تیسری بی بی کے بطن عفت سے سیّد در جمال، سید در بلال سیّد در فوال اور سیّد در نہال پیدا ہوئے۔

چوتھی بی بی سے سیّد مقصود غنی اور سیّد مہر علی پیدا ہوئے۔

Scanned by CamScanner

آپ نے ۶، ذوالحج ۶۰۰ھ میں وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۰ مزار شریف بخارا میں ہے۔

حضرت سیّد جلال الدینؒ

آپ مندرجہ بالا معزّز خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ مندرجہ بالا سلسلہ بالتفصیل بیان کرنے کا مقصد یہ تھا۔ آپ کے متوسلین معتقدین آپ کے بزرگوں کے اعراس کی تاریخوں میں فاتحہ پڑھ سکیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے۔ کہ مکمل خاندانی شرافت کم لوگوں کی وراثت ہوتی ہے۔ آپ وہ کامل ولی ہیں۔ جن کی شرافت خاندانی وراثت ہے۔ یعنی یہ خاندان نسب کے ساتھ حسب کے لحاظ سے بھی زیور شرافت سے آراستہ ہے۔

نام و القاب

آپ کی مسجد میں پتھر کی تختی پر آپ کا نام جلال الدین حسین لکھا ہوا ہے۔ اور بعض قصیدوں میں آپ کا نام جلال الدین حیدر آتا ہے۔

آپ کے پوتے حضرت مخدوم جہانیاں کا سلسلہ نسب

Scanned by CamScanner

اسم اس طرح تحریر ہے حسین بن احمد بن حسین بن علی۔ اس لحاظ سے آپ کا نام حسین ہے۔ اور جلال الدین آپ کا لقب ہے۔
آپ کو میر سرخ بخاری میر سُرخ اور سرخ پوش بھی کہتے ہیں بعض مورخین کا خیال ہے۔ چونکہ آپ ٹھنڈے ملک بخارا کے رہنے والے تھے۔ آپ کا رنگ سُرخ تھا۔ اسی لئے آپ کو میر سُرخ اور سرخ بخاری کہتے ہیں۔ عقلاً بھی یہی روایت زیادہ موزون معلوم ہوتی ہے۔
اور بعض مورخین کہتے ہیں۔ کہ آپ سرخ لباس پہنتے تھے۔ اسی لئے آپ کو سُرخ پوش بخاری کہتے ہیں۔
سراج کل امتی یہ خطاب آپ کو بارگاہِ نبوت سے ملا تھا۔ اس کی وضاحت آئندہ صفحات میں لکھیں گے۔
میر سُرخ۔ ابو برکات۔ شریف اللہ۔ ابو احمد۔ میر بزرگ، مخدوم اعظم۔ جلال اکبر۔ عظیم اللہ یہ سب کے القاب ہیں۔

ولادت و پرورش

بروز جمعہ مبارک بعد نماز جمعہ بتاریخ ۵، ذو الحجہ ۵۹۵ھ کو آپ کی سرزمین بخارا میں ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ مادر

Scanned by CamScanner

نزاد ولی۔ ننھے بچپن کے عالم میں آپ کی ذات والاصفات سے کرامات کا ظہور شروع ہوگیا تھا۔

آپ کی پرورش آپ کے والد ماجد کی زیر سرپرستی میں ہوئی تھی۔ آپ کے اساتذہ بارہ ہیں۔ تاریخ خاموش ہے

آپ اپنے والد ماجد کے دست بیعت ہوئے۔ آپ کو والد بزرگوار نے اپنی زندگی میں دستار مبارک، جبہ شریف، عصا مبارک کا سرچوبیں، تسبیح، مصلےٰ و دیگر نعمت ہائے ظاہر و باطنی سے مشرف فرمایا۔ (گلزار محمدی صفحہ نمبر ۵۰)

حاضری نجف اشرف

آپ کو والد گرامی قدر نے ظاہری و باطنی نعمتوں سے سرفراز کرنے کے بعد نجف اشرف روانہ فرمایا تھا۔

آپ نے نجف اشرف پہنچ کر اپنے جدِ امجد امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مزار مطلع انوار پر حاضری دی۔ فرائض خدمت

گزیٹر بہاولپور میں آپ کی تاریخ ولادت یکم رمضان المبارک ۵۹۵ھ لکھا ہوا ہے۔

بھی انجام دیئے۔ اور فیوض و برکات حاصل کیئے۔

حاضری بیت المقدس

آپ نجف اشرف سے روانہ ہو کر بیت المقدس تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت سلیمان علیہ السلام اور باقی انبیا علی نبینا و علیہم السلام کے مزارات کی زیارت کی۔ اور فیوض و برکات حاصل کیئے۔ وہاں سے آپ عازم مدینہ منورہ ہوئے۔

حاضری مدینہ منوّرہ

بیت المقدس سے آپ مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے۔ اور آپ نے اپنا تعارف کرایا۔ کہ میں سیّد ہوں۔ سادات اور خادم روضہ اقدس نے انکار کیا۔ اور سند سیادت طلب کی۔ کچھ بحث کے بعد یہ بات طے ہوئی۔ کہ آپ آنحضرت کے روضہ مبارک پر تشریف لے جائیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے سیّد ہونے کی تصدیق فرما دی۔ تو پھر کسی انکار کی گنجائش نہ ہوگی۔

چنانچہ آپ بمعہ سادات مدینہ منورہ روضہ اقدس پر تشریف

لے گئے۔ اور روضہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر ادب سے عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدِّی۔

روضہ مبارک سے آواز آئی۔ وعلیک السلام یا ولدی و قرۃ عینی و سراج کل امتی انت منی و من اھل بیتی۔

ترجمہ:۔ میرے نانا آپ پر سلام ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا (تجھ پر سلام ہو۔ اے میرے بیٹے۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک، میری تمام امت کے چراغ آپ مجھ سے ہیں اور میرے اہل بیت سے ہیں۔

(تذکرہ اولیائے اوچ شریف صفحہ نمبر ۱۳)

یہ آواز سننے کے بعد تمام سادات مدینہ منورہ اور خادم روضہ اقدس نے آپ کی تعظیم و تکریم کی۔ اور بہت سی مخلوق نے آپ کے دستِ بیعت ہونے کا شرف حاصل کیا (مظہر جلالی)

Scanned by CamScanner

ملتان شریف میں آمد

دورانِ تعلیم حضرت بہاء الحق رحمۃ اللہ علیہ ملتانی کچھ عرصہ بخارا شریف میں رہے تھے۔ اس دوران حضرت بہاء الدینؒ کے تعلقات آپ کے والد بزرگوار کے ساتھ ہو گئے تھے۔ جب حضرت بہاء الدینؒ ملتان شریف واپس ہوئے تو یہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو گئے۔ کیونکہ خلوص کی محبت ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے۔

ان دیرینہ تعلقات کی بناء پر آپ کے والد علی ابو المؤیدؒ نے آپ کو ملتان شریف حضرت بہاء الدینؒ کی خدمت میں روحانی تربیت حاصل کرنے کے لیے روانہ کیا۔ آپ براستہ ایران ہندوستان روانہ ہوئے۔

کرامت

جب آپ ہندوستان آرہے تھے۔ تو اثنائے سفر میں ایک ساتھی نے آپ کو اشرفیوں کی ایک تھیلی دی اور کہا کہ میں یہ تھیلی ہندوستان جا کر آپ سے واپس کروں گا۔

اتفاقاً راستہ میں چوروں نے لوٹا تو وہ تھیلی بھی اس دوران ان بدبختوں کے پاس چلی گئی۔ جب آپ ہندوستان پہنچے تو آپ کا وہ ساتھی اگرچہ جانتا تھا کہ میری تھیلی چرائی گئی ہے۔ آزمائش کے طور پر آپ سے سخت تقاضہ کے ساتھ وہ اشرفیوں کی تھیلی طلب کرنے لگا۔

Scanned by CamScanner

آپ دریا کے کنارے پر تشریف لے گئے۔ اور دریا میں ہاتھ ڈال کر من عن وہی تھیلی نکال کر اپنے ساتھی کو دے دی وہ شخص آپ کی یہ کرامت دیکھ کر آپ کا عقیدت مند ہو گیا۔

یہ دشوار گزار سفر طے کر کے آپ حضرت بہاء الدین رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے کو کسب فیض شروع فرمایا۔ بہت جلد آپ نے سلوک کی منزلیں طے کر لیں۔

ملفوظ المخدوم میں ہے۔ کہ سید جلال الدین بہاء الدین ذکریا ملتانی سے کسب فیض اور خرقہ خلاف حاصل کرنے کے بعد آپ نے خطہ اوچ میں سکونت اختیار کی۔ اور متاہل ہوئے۔ ان کے ہاں تین فرزند پیدا ہوئے۔ (۱) سید احمد کبیر (۲) بہاء الدین (۳) سید محمد رحمتہ اللہ علیہم اجمعین خطہ اوچ کی روایت کے مطابق آپ تقریباً تیس سال ملتان میں رہے۔

آپ کی دوسری شادی

اخبار الاخیار میں حضرت عبدالحق دہلوی نے آپکی دوسری شادی کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

"گویند کہ در خواب از جانب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مبشر شد تبزوج صغیر، سید بدرالدین نیز بہ ایں دوات بشارت یافت جگر گوشہ خود را بارے عقد تزویج بست وازاں جا بہ جہت حسد و نزاع اخوان بجانب اوچ شریف آوردند۔"

ترجمہ :۔ اس نکاح کی بشارت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے ملی تھی اور خواب میں اس بشارت سے بدرالدین کو بھی نوازا گیا۔

بعض قلمی نسخوں میں بھی پایا گیا ہے کہ جب آپ بھکر پہنچے تو وہاں حضرت بدرالدین باکھری رحمتہ اللہ علیہ آپ کو رشتہ دینے کے لئے تیار ہوئے۔ لیکن اس برادری کے معتبر سید تاج الدین نے اعتراض کیا کہ ہم یہ نہیں جانتے کہ آپ سید ہیں یا نہیں جب تک ہم تحقیق نہیں کریں گے رشتہ دینے کے لئے ہم تیار نہیں ہیں۔ اسی دوران رات کو حضرت سید بدرالدین کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور بشارت ملی کہ آپ اپنی صاحبزادی کا رشتہ سید جلال الدینؒ کے ساتھ کر دیں یہ حسبی نسبی سیدؒ ہیں ادھر حضرت سیدؒ جلال الدین کو بھی خواب میں بشارت ملی کہ آپ یہ رشتہ قبول فرمالیں۔ دونوں حضرات کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تب رشتہ وقوع میں آیا۔ گویا اس رشتہ کا انتخاب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اوچ شریف میں آمد

سنہ ۶۴۲ھ میں سرزمین اوچ شریف میں آپ کا ورود ہوا۔ لوگوں کی اصلاح کا کام آپ نے شروع فرمایا۔ نزہتہ الخواطر کے مصنف آپ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

کان عالماکبیراعارفافقیہازاہداصالحامنقطعاً الی اللہ سبحانہ وکان یدرس اخذ عنہ خلق

كثير من العلماء والمشائخ وبارك الله تعالى فى ذريته الصالحة نسلاً وآفاق الهند۔

ترجمہ:۔ آپ بہت بڑے عالم، عارف باللہ، فقیہ، عابد، زاہد، پارسا اور ساری دنیا سے کٹ کر صرف اللہ رب العزت کی طرف متوجہ تھے۔

درس و تدریس کا مشغلہ تھا۔ ایک دنیا آپ کے فیض علمی سے بہرہ ور ہوئی۔ اور بے شمار بندگان خدا نے آپ سے علمی اور روحانی استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد میں بڑی برکت عطا فرمائی۔ پورا ہندوستان (بھارت و پاکستان) ان کے فیض سے فیض یاب ہوا۔ ان عملی و علمی کمالات کے ساتھ ساتھ تصرفات باطنی بھی آپ کو حاصل تھے۔

کشف و کرامات

آپ سے بے حد کرامات صادر ہوئیں۔ مندرجہ ذیل چند کرامات بطور تبرک تحریر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

کرامت:۔ ملتان کے زمانہ قیام میں ایک مرتبہ جبکہ موسم گرما اپنے عروج پر تھا۔ دھوپ کی شدت اور گرمی کی حدت میں بے اختیار حضرت سید جلال الدین کی زبان سے یہ فقرہ صادر ہوا۔

آہ یخ بخارا در چنیں حرارت ترا ز کجا یابم۔

ترجمہ:۔ اے بخارا کی ٹھنڈک میں ایسی گرمی میں تجھ کو کہاں سے حاصل کروں

یہ کہنا ہی تھا کہ دفعتہ ابر نمودار ہوا گھٹا بن کر برسا اور مرغی کے انڈے کے برابر برابر اولے پڑے۔ سخت ژالہ باری ہوئی۔

کرامت

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں۔ کہ میرے دادے (سید جلال الدین) کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ جب حضرت مخدوم جلال الدین ذکر کرتے تھے۔ تو وہ پیالہ بھی ذکر کرتا تھا۔ کسی شخص نے حضرت صدرالدین ملتانی سے پوچھا کہ حجرے میں حضرت سید جلال الدین سرخ کے سوا کوئی نہیں۔ لیکن آواز سے یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ گویا دو آدمی ذکر کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ پیالہ اُن کی موافقت کرتا ہے۔

اس کے بعد حضرت مخدوم جہانیاںؒ نے متبسم ہو کر فرمایا کہ یہ پیالہ اَب تک بطور تبرک ہمارے پاس موجود ہے۔

کرامت

ایک مرتبہ جیسلمیر میں آپ اشاعت اسلام کے سلسلہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں لوگوں سے پوچھا کہ یہاں کوئی مسلمان ہے لوگوں نے جواب دیا کہ یہاں کوئی مسلمان نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ راجہ کی بیوی کا جو حمل ہے اس کا حمل والا بچہ مسلمان

اور مبلغ ولی اللہ ہوگا۔

جب راجہ کو آپ کی پیشین گوئی کی اطلاع ملی تو اس نے اسلام کے بغض کی وجہ سے بچہ پیدا ہوتے ہی ڈیرادر کے قریب ریت کے ایک تو ے پر پھینکوا دیا۔

یہ بچہ قدرت حق کی عنایات سے زندہ رہا اور آگے چل کر جنیٹن پیر کے نام سے مشہور ہوا۔ جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہیں۔

گفتۂ او گفتہ اللہ بود　　　گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

چونکہ آپ کی زبانِ حق ترجمان سے اس بچے کے مبلغ دین ہونے کا لفظ نکل چکا تھا۔ واقعی وہ مبلغِ دین ہوا۔

چولستان والے جنیٹن پیر کا پھاگن کے چار جمعہ مبارک ایک مثالی میلہ لگتا ہے۔ وہی جنیٹن پیر ہیں جن کی بشارت آپ نے دی تھی۔

کرامت

آپ کے تشریف لانے سے پہلے اوچ شریف میں ایک بزرگ بدرالدین ہتے تھے۔ ان کے کہنے پر ایک کنواں بغیر بیلوں کے چلنا شروع ہو جاتا تھا۔ جب آپ اوچ شریف میں پہنچے تو یہ کنواں بغیر بیلوں کے چلتا دیکھ کر آپ نے کنوئیں کو رکنے کا حکم دیا۔ آپ کے حکم پر کنواں رک گیا۔ جب حضرت بدرالدین کو علم ہوا تو حضرت بدرالدین نے کہا۔ اب اوچ شریف کے اصل مالک آگئے ہیں۔ اب یہ کنواں ان کی مرضی سے چلے گا۔

Scanned by CamScanner

اشاعتِ اسلام

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بزرگان دین کا دور دراز سفر کرنا صرف رضائے الٰہی کے لئے اور عوام کی اصلاح کرنے کیلئے ہوتا ہے۔ آپ کا بخارا شریف سے چل کر ہندوستان (پاکستان)، وبھارت میں آنا اصلاح عوام کے لئے تھا۔ کیونکہ سرزمین اوچشریف میں اگرچہ حضرت صفی الدین گاذرونی نے اشاعت اسلام کا فریضہ انجام دیا تھا۔ لیکن کافی عرصہ گزر چکا تھا۔ اب ایک ایسی شخصیت کی ضرورت تھی۔ جو عوام الناس کو کفر شرک کی ظلمت سے نکال کر شمع اسلام سے منور فرمائے۔

فلہذا اس دور میں حضرت سید جلال الدینؒ نے تبلیغ اسلام کا فریضہ اس انداز سے انجام دیا کہ رہتی دنیا تک اس سعی جمیلہ کو باشندگانِ ہندوستان نہیں بھلا سکتے۔

خزینۃ الاصفیاء میں آپ کے متعلق تحریر ہے۔

ہزارہا مخلوق خدارا بہ ہدایت ہادی حقیقی براہ راست آورد و شہر جھنگ سیالاں کہ در پنجاب بے مشہور راست بنا فرمود۔

ترجمہ:۔ حضرت سید جلال الدین نے ہزاروں لوگوں کو ہدایتِ حق سے راہ راست پر لائے اور شہر جھنگ سیالاں جو کہ پنجاب میں مشہور ہے اس کی بنیاد بھی آپ ہی نے رکھی۔

اوچشریف کے مضافات میں چولستان کا علاقہ ہندوؤں کے قبضہ میں

تھا۔ ڈیرا دربھاگرہ اور جیسلمیر کے قلعے راجپوتوں کے تصرف میں تھے۔ اور ان کا طرزِ عمل مسلمانوں کے ساتھ دل آزارانہ اور دشمنی کا تھا۔ حضرت سید جلال الدین سُرخ بخاری نے اپنی روحانی قوت اور ایمان کی تاثیر سے اطراف و نواح کے بے شمار کفار کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا دیا۔ راجپوتوں کے متعدد قبائل بھی آپ کی تبلیغی مساعی جمیلہ سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ چولستان کے علاقہ کا ایک راجہ گھلو بھی آپ کے دستِ حق پرست پر مسلمان ہوا۔

ڈویژن بہاولپور کی بیشتر اقوام مثلاً چدھڑ۔ ڈاہر اور سیال وغیرہ آپ کے دستِ حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئیں۔

آپ کی سیرت

آپ کریم الاخلاق صاحب جلال تھے۔ شریعت مطہرہ کی پابندی آپ کا خاص وطیرہ تھا۔ عبادت ریاضت اور مجاہدہ میں آپ کا مقام بہت بلند تھا۔

آپ حنفی سہروردی مسلک رکھتے تھے۔ آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ تبلیغ اسلام اور اصلاح معاشرہ میں گزرا۔

وصال: ۶۹۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

آپ کا سلسلہ نسب { حضرت سید جلال الدین حسین سُرخ پوش بخاری بن سید علی ابوالمؤید بن سید جعفر بن سید محمد بن

سیّد محمود بن سیّد احمد بن سیّد عبداللہ بن سیّد علی بن سیّد جعفر بن سیّد علی نقی بن سیّد امام محمد تقی بن سیّد امام علی رضا بن سیّد امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام سیّد محمد باقر بن سیّد زین العابدین بن سیّد امام حسین بن سیّد امام علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ۔

آپ کی اولاد

(۱) سیّد جعفرؒ (۲) سیّد قاسمؒ (۳) سیّد احمد کبیرؒ (۴) سیّد محمد غوثؒ (۵) سیّد بہاء الدینؒ۔

تذکرہ سیّد احمد کبیر رحمتہ اللہ علیہ

آپ قطب اقطاب حضرت سیّد جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں آپ بلند پایہ ولی عالم باعمل عارف ذاکر اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔

سلسلہ دست بعیت

آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید تھے۔ اور خانوادۂ سہروردیہ میں اپنے والد بزرگوار کے علاوہ حضرت شیخ صدر الدین عارف سے خلافت واجازت حاصل کی تھی۔

سیرت

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے

والد بزرگوار خوف الٰہی سے بستر پر نہیں سوتے تھے۔ مبادا غفلت کی نیند آجائے موسم سرما ہو یا گرما صرف ایک چادر اوڑھتے تھے۔ دن رات میں ایک ایک ختم قرآنِ مجید فرماتے تھے۔ یعنی دو ختم قرآن مجید روزانہ فرماتے تھے۔

جس وقت نماز ادا کرتے یا قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو آپ پر رقت طاری ہو جاتی اور اس طرح روتے کہ محسوس ہوتا کہ ان کے سینہ مبارک سے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔

میرے والد بزرگوار ہر وقت عشق الٰہی میں سرشار رہتے تھے۔ ان کے [illegible] الٰہی کا یہ عالم تھا۔ کہ جب وہ فرض یا نفل کے لئے مصلّے پر کھڑے ہوتے [illegible] نعرہ مارتے اور زار زار روتے تھے۔

آپ کے خلفاء

(۱) حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ (۲) حضرت سید جلال سلہٹی جنہوں نے بنگال (مشرقی پاکستان) میں اشاعت اسلام فرمائی تھی۔

تذکرہ حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نسب

سیّد جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں جہانگشت رح بن حضرت سیّد احمد کبیر بن حضرت سیّد جلال الدین سرخ پوش بخاری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

Scanned by CamScanner

ولادت

۱۴ / شعبان المعظم [illegible]ھ میں آپ سرزمین اوچ شریف میں پیدا ہوئے تھے۔ ابھی تک آپ کے ولادت باسعادت کے مکان کی دیواریں موجود ہیں اور وہ شیشم جس پر آپ کا جھولا مبارک لٹکایا جاتا تھا۔ وہ ابھی تک سرسبز موجود ہے۔ معتقدین اس شیشم کی کھال بطور تبرک لے جاتے ہیں اور بخار کے مریضوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت سید جلال الدین کے صدقے شفاء فرما دیتا ہے۔ آپ کا پیارا بچپن اوچ شریف میں گزرا۔

تعلیم

جب آپ کی عمر سات برس کی ہوئی۔ تو آپ کے والد محترم نے آپکو حضرت جمال درویش خنداں رح کی خدمت میں تعلیم کے لئے روانہ فرمایا۔

جب آپ حضرت جمال درویش خنداں رح کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہاں حضرت جمال درویش نے اپنے مبارک ہاتھوں سے کچھ کھجوریں تقسیم کیں۔ ان کھجوروں سے آپ کو بھی حصّہ دیا گیا۔ آپ نے کھجوریں گٹھلیوں سمیت کھا لیں۔ حضرت جمال درویش خنداں رح نے متبسم ہو کر فرمایا۔

میاں صاحبزادے تم نے گٹھلیوں سمیت کھجوریں کیوں کھا لیں۔

آپ نے برجستہ عرض کیا۔ جو کھجوریں آپ کے ہاتھ مبارک سے عطا ہوئی ہوں مجھے مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ ان کی گٹھلیوں کو پھینک دوں۔ وہ برکت والی ہیں۔

Scanned by CamScanner

حضرت جمال درویش خنداں رو آپ کی یہ بات سن کر بہت محظوظ ہوئے آپ کے حق میں دُعا فرمائی اور فرمایا کہ تم اپنا فقراء اور خاندان کا نام روشن کرو گے۔ واقعی آپ نے اپنا اپنے شیوخ اور خاندان کا نام روشن کیا۔

آپ کی ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار محترم اور شیخ جمال درویش خنداں رو کے زیر سایہ ہوئی۔ فقہ اور اصول فقہ کی معیاری کتابیں مثلاً ہدایہ اور اصول بزدوی وغیرہ آپ نے علامہ بہاء الدین اوچی سے پڑھیں۔

آپ کی ملتان شریف میں آمد

چونکہ بخاری خاندان سہروردیہ سلسلہ سے منسلک تھا۔ اسی لئے آپ کے والد محترم نے علامہ بہاء الدین کے وصال کے بعد آپ کو حضرت شاہ رکن عالمؒ کی خدمت میں حصول تعلیم کے لئے روانہ فرمایا۔

جب آپ ملتان شریف پہنچے تو حضرت شاہ رکن عالم رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو تعلیم کیلئے شیخ موسیٰ اور مولانا مجد الدین کے سپرد کیا۔ ان کے علاوہ آپ نے حضرت شاہ رکن عالمؒ سے بھی استفادہ کیا۔ جب آپ تعلیم سے فارغ ہوئے تو حضرت شاہ رکن عالمؒ نے آپ کو بذریعہ کشتی اوچ شریف روانہ فرمایا۔ آپ نے اوچ شریف میں آکر حضرت مولانا رضی الدین گنج علم رحمتہ اللہ علیہ سے قرآن مجید کی سات قرائتیں سیکھیں۔

آپ کا سفر حجاز مقدس

اس کے بعد آپ نے مدینہ شریف جانے کا قصد فرمایا۔ جب آپ مدینہ شریف کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ تو وہاں آپ نے امام عبداللہ

Scanned by CamScanner

مطری سے صحاح ستہ عوارف شریف اور رسائل سلوک کا درس حاصل فرمایا۔

اسی مرتبہ آپ مدینہ شریف دو برس مقیم رہے۔

آپ کی تبحر علمی

حضرت علاء الدین بن سعد حسینی مؤلف دار المنظوم تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مخدوم ایک سو اٹھاسی (۱۸۸) علوم میں مہارتِ کاملہ رکھتے تھے۔

صاحب مرۃ الاسرار تحریر فرماتے ہیں۔ کہ سید جلال الدین حسین بخاری از مختشمان روزگار د عارفان صاحب اسرار بود در عالم ظاہر و باطنی وہم در فقر و استغناء نظیرے نداشت۔

آپ اپنی عدیم المفرصتی کے باوجود تمام زندگی میں قرآن مجید تفسیر حدیث شریف اور فقہ وغیرہ علوم دین کا درس دیتے رہے تھے نزہتہ الخواطر میں ہے۔

کان عالما فاضلا مجتھدا فی الطاعات والخیرات متعبدا مرتاضاً فقیھا محدثا حنیفا فی الاصول والفروع یفتی علی مذھب الامام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ:۔ حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ بڑے نکتہ رس عالم نہایت صالح پارسا عبادت گزار تھے۔ نیکی اور بھلائی کے امور میں حد درجہ کوشاں ریاضت کیش دین کی سمجھ بوجھ والے حدیث کے عالم اور اصول

فروع میں مسلکاً حنفی تھے۔ فتویٰ بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ کے مطابق دیتے تھے۔

بیعت وخرقہ خلافت

مولانا عبدالحق دہلوی اخبار الاخیار میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ پہلے اپنے والد سید احمد کبیر کے مرید ہوئے۔ پھر اپنے چچا حضرت محمد غوث سے استفادہ کیا۔ بعد ازیں آپ ملتان شریف لے گئے، حضرت قطب الاقطاب شاہ رکن عالم قدس سرہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی سے خرقہ خلافت حاصل فرمایا۔

آپ نے دنیا بھر کے مشائخ کی زیارت فرمائی۔ تقریباً بیس ۲۰ مشائخ سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

مفتی غلام سرور لاہوری تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ چودہ ۱۴ خانوادوں کے خلیفہ تھے۔

کشف وکرامات

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی لطائف اشرفی میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے بہت بزرگوں کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا ہے۔ جتنے حقائق ومعارف ودقائق وعوارف کشف وکرامات وخوارق حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ سے ظاہر ہوئے ہیں، اتنے متاخرین اولیائے کرام میں کسی سے نہیں ہوئے۔

وہ فرماتے ہیں۔ کہ جب میں پہلی رات تنہائی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ کے اعضاء مبارک سات جگہ علیحدہ علیحدہ پڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے۔ یعنی آپ کے وجود کا ہر حصہ علیحدہ علیحدہ ذکر الٰہی میں مشغول تھا۔ مجھے کچھ فکر ہوئی اتنے میں آپ نے فرمایا۔ تجھے مبارک ہو۔

پھر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اسی طرح دوسری مرتبہ میں نے آپ کی زیارت کمرہ میں کی۔ کہ آپ مجھے مجسم نور نظر آئے۔ تمام حجرہ روشن تھا۔ حجرہ کی دیواروں سے روشنی باہر آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ اپنی ظاہری حالت میں آئے اور فرمایا۔ تجھے مبارک ہو۔

کرامت

ایک مرتبہ مدینہ شریف آپ تشریف لے گئے۔ مدینہ شریف کے لوگوں نے آپ کی ذات والاصفات سے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟

آپ نے جواب دیا۔ میں سید ہوں۔ اہل مدینہ شریف نے آپ کو سید تسلیم کرنے میں کچھ تامل کیا۔

آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے روضہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لے چلیں۔ جب آپ بمعہ سادات مدینہ شریف روضہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر پہنچے تو آپ نے نہایت ادب سے بارگاہ نبوت میں عرض کیا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدِّی۔

Scanned by CamScanner

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔
وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي اَنْتَ مِنِّيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ۔
مدینہ شریف کے لوگوں نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے حق میں محبت بھرے الفاظ سُنے۔ تو پھر آپ کے معتقد ہو گئے۔ مدینہ شریف میں مقیم ہونے کی دعوت دی۔ بہت تبرکات دیئے جو ابھی تک سجادہ نشین صاحب بخاری کے پاس موجود ہیں۔

کرامت

ایک مرتبہ آپ جدّہ شریف میں ایک مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں ایک جنازہ لایا گیا۔ آپ کو معلوم ہوا کہ یہ جنازہ حضرت بدرالدین یمنی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ جو حج سے ہو کر یہاں انتقال فرما گئے ہیں۔
آپ نے فرمایا۔ لوگو! دفن میں جلدی نہ کرو ممکن ہے کہ ان کو سکتہ وغیرہ کی شکایت ہو۔
آپ کے فرمان کے مطابق جنازہ رکھ دیا گیا۔ آپ نوافل ادا کرنے کے بعد تلاوتِ قرآن مجید میں مشغول ہوئے۔ اور
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
اس آیت کا دور فرمانا شروع کیا۔ اتنے میں بدرالدین یمنی کی نعش میں حرکت شروع ہو گئی۔ زندہ اُٹھ بیٹھے۔

کرامت

ایک مرتبہ حج کے موقعہ پر آپ جہاز میں سفر فرما رہے تھے راستہ میں ایک

Scanned by CamScanner

غلام نے مچھلی کھانے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بندوں کی خواہش پوری کرے گا راستے میں سمندر سے ایک مچھلی جہاز میں آن پڑی گا۔ آپ کے ہمراہی خادم کی خواہش پوری ہو گئی۔

کرامت

ایک مرتبہ گھوڑوں کے گھاس کے ڈھیر میں آگ لگ گئی۔ آپ نے کچھ پڑھ کر مٹی پر دم کر کے وہ مٹی آگ پر ڈال دی۔ تو وہ آگ بجھ گئی۔

سیر و سیاحت

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے تمام روئے زمین کی دو مرتبہ سیر فرمائی تھی۔ مندرجہ ذیل ملکوں کا ذکر تاریخوں میں خاص طور پر آتا ہے۔

مکہ شریف، مدینہ منورہ، کربلائے معلیٰ، نجف اشرف، بغداد شریف، شام، نہاوند، گاذرون، غزنی، نیشاپور، کرمان، سبزوار، ہمدان، بلخ، بخارا، خراسان، استنبول، گنجہ، خیبر، بدخشان، خوارزم، عراق، تبریز، اصفہان، کشمیر وغیرہ

حج بیت اللہ

آپ نے چھتیس ۳۶ حج مبارک پڑھے تھے۔ جن میں چھ حج اکبر تھے۔ چونکہ آپ نے اپنی زندگی تبلیغ اسلام، اصلاح معاشرہ اور زیارت فقراء کے لئے بہت سفر فرمایا تھا۔ اس لئے آپ کو جہانگشت کہتے ہیں۔

آپ کا سلاطین وقت پر اثر

ایوب قادری صاحب نے اپنی کتاب مخدوم جہانیاں جہاں گشت میں تحریر کیا ہے کہ آپ نے مندرجہ ذیل سات بادشاہوں کا دور دیکھا۔

(۱) علاؤ الدین خلجی سنہ ۷۱۶ھ (۲) شہاب الدین سنہ ۷۱۶ھ تا سنہ ۷۱۷ھ
(۳) قطب الدین شاہ سنہ ۷۱۷ھ تا سنہ ۷۲۰ھ (۴) ناصر الدین خسرو سنہ ۷۲۰ھ تا سنہ ۷۲۱ھ
(۵) غیاث الدین تغلق سنہ ۷۲۱ھ تا سنہ ۷۲۵ھ (۶) محمد تغلق سنہ ۷۲۵ھ تا سنہ ۷۵۲ھ
(۷) فیروز تغلق سنہ ۷۵۲ھ تا سنہ ۷۹۰ھ۔

علاؤ الدین خلجی کے عہد حکومت میں آپ پیدا ہوئے تھے۔ اور فیروز تغلق کے دورِ حکومت میں آپ کا وصال ہوا تھا۔ فیروز تغلق کی عقیدت مندی کے متعلق تاریخ فیروز شاہی میں ہے۔

حضرت مخدوم جب اوچ شریف سے دو برس کے بعد دہلی تشریف لاتے اور فیروز آباد کے قریب پہنچتے تو بادشاہ فیروز منڈ کے مقام تک آپ کے استقبال کیلئے پہنچتا اور بڑے اعزاز و اکرام سے آپ کو شہر میں لاتا۔ حضرت مخدوم منارہ سے متصل کوشک معظم میں کبھی خانقاہ میں اور کبھی شہزادہ فتح خاں کی خانقاہ میں قیام فرماتے تھے۔

حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے دور کے تمام مسلمان حکمرانوں پر بڑا زبردست اثر تھا اور ہر علاقہ کے بادشاہ اور حکام آپ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔

Scanned by CamScanner

اولادِ امجاد

حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ کے تین صاحبزادے تھے۔ (۱)
سید نر ناصر الدین رحمتہ اللہ علیہ (۲) سید عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ (۳) سید
محمد جمال الدین اکبر رحمتہ اللہ علیہ۔

(۱) حضرت نر ناصر الدین کثیر الاولاد تھے۔ جن کی اولاد کا آگے ذکر آئیگا۔
(۲) سید عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق نواب صدیق حسن فرع نامی میں لکھا
ہے۔ کہ آپ لاولد تھے۔ اور آپ کا روضہ مبارک دہلی میں قدم شریف کے
پاس ہے بعض روایات میں ہے کہ آپ کی اولاد اطراف دہلی اور کرنال میں ہے۔
(۳) سید محمد الملقب بہ جلال اکبر رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد۔ دکن، مدارس
میسور اور ملتان کے علاقوں میں آباد ہے۔

خلفاء

حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء کی تعداد سینکڑوں
سے متجاوز تھی۔ دار المنظوم میں ۴۲ خلفاء کے نام ملتے ہیں۔ جو اپنے دور
کے عظیم الشان اور شیوخ طریقت تھے۔ آپ کے خلیفہ اعظم آپ
کے بھائی حضرت صدر الدین راجو قتال تھے۔ ثمرات القدس کی روایت
کے مطابق آپ کے مریدین کی تعداد پونے دو لاکھ کے قریب تھے۔

وصال

آپ نے اٹھتر سال ایک مہینہ اور چھبیس روز عمر پائی۔ بیماری کے ایام

ؒ۱ مظہر پاک اوچ شریف ص ۴۲

میں آپ نے مرید قوام الدین سے مشورہ کیا کہ نعمت سجادہ وامانت پیرانِ کبار کس کے سپرد کروں۔ انہوں نے حضرت صدر الدین راجن قتال کا نام پیش کیا۔ آپ نے پسند فرمایا۔ فلہٰذا آپ نے حضرت راجن قتال کو خلعت خلافت سے سرفراز کر کے پیران کبار کی سب امانتیں ان کے سپرد کیں اور اپنا صاحب سجادہ بنایا۔ ۱۰ ر ذوالحج ۷۸۵ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار مطلع انوار اوچ شریف میں مرجع خلائق ہے۔ ۱۱، ۱۲، ۱۳ ر ذوالحج کو اوچ شریف میں آپ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے۔

تذکرہ حضرت صدر الدین راجو قتال رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم گرامی صدر الدین ہے راجو قتال اور شاہ ولایت آپ کا لقب ہے۔ آپ حضرت سید احمد کبیر کے فرزند اور حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی اور خلیفۂ اعظم تھے۔

ولادت

آپ ۲۶ ر شعبان المعظم ۷۳۰ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

تربیت

آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اپنے بڑے بھائی و مرشد حضرت مخدوم جہانیاں کی خدمت میں روحانی تربیت و فیض حاصل کرنے میں صرف کیا تھا۔

سیر و سیاحت

آپ سفر و حضر میں اپنے بھائی و مرشد حضرت مخدوم جہانیاںؒ کی خدمت

رہتے تھے۔ جب مخدوم جہانیاںؒ دہلی جاتے تو آپ کو ساتھ لے جایا کرتے تھے

نواہوں کا قتل

ایک دفعہ نواہوں جو اوچ شریف کا حاکم تھا۔ ایک مرتبہ حضرت مخدوم جہانیاں کی خدمت میں طبع پرسی کیلئے حاضر ہوا۔ دوران گفتگو نواہوں کی زبان سے ایسے لفظ نکلے جن سے توحید و رسالت کا اقرار ثابت ہوتا تھا حضرت صدرالدین نے نواہوں کو فرمایا کہ اب اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دے۔ نواہوں آپ کا ارشاد سن کر سوچ بچار میں رہا۔ اور راتوں رات دہلی نکل گیا۔ آپ نے نواہوں کا تعاقب فرمایا۔ جب آپ دہلی پہنچے تو مولانا محمد تھا نیسر نے نواہوں کی جان بخشی کے لئے حیلہ زری کی۔ یعنی آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نواہوں کافر کے قتل کے لئے تشریف لائے ہیں اس بات سے مولانا محمد تھانیسر کا مقصد یہ تھا کہ آپ اپنی زبان سے کہہ دیں کہ میں نواہوں کافر کے قتل کے لئے آیا ہوں تاکہ میں عرض کر سکوں کہ کافر واجب القتل نہیں۔ لیکن مولویت کہاں اور ولایت کہاں آپ نے فرمایا۔ مولانا میں نواہوں مرتد کے قتل کے لئے آیا ہوں۔ اسی طرح مولوی محمد تھانیسر نے تین مرتبہ تکرار کیا آپ جلال میں آ گئے ایک نگاہ غضب فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا۔ مولانا میں نواہوں مرتد کے قتل کے لئے آیا ہوں۔ تم اپنے دفن کفن کی کرو۔

اتنے میں مولانا محمد کے پہلو میں درد ہوا اور زمین پر گر کر بل کھانے لگا۔ اسی اثنا میں قاضی عبدالمقتدر اور باقی علماء فضلا آپ کی خدمت میں مولوی

محمدؐ کی سفارش کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ نے جواب دیا۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے۔ اب مولوی محمدؐ کی تجہیز و تکفین کردو اور فکر نہ کرو۔ مولوی محمدؐ کے گھر والی کو حمل ہے اس کا حمل والا بچہ پیدا ہوگا۔ وہ بڑا عالم اور ولی اللہ ہوگا۔ واقعی مولوی محمد اسی وقت مر گیا۔ اس کے مرنے کے دو ماہ بعد اس کے گھر بچہ پیدا ہوا۔ اس کا نام ابو الفتح رکھا گیا۔ یہ آگے چل کر عالم فاضل اور ولی اللہ ہوا

آخر بادشاہ نے نواہوں کو آپ کے سپرد کیا۔ آپ نے نواہوں کو فرمایا۔ تو مسلمان ہو چکا ہے۔ شعائر اسلام ظاہر کر نواہوں نے تامل کیا۔ آپ نے نواہوں کو قتل کرایا پھر اوچ شریف میں چلے آئے۔

آپ کے تبلیغی کارنامے

آپ نے اسلام کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ آپ کے ہاتھ مبارک پر تین لاکھ چالیس ہزار تین سو اشخاص نے دست بیعت کی تھی۔ آپ اگرچہ کثیر الاولاد تھے۔ لیکن آپ نے خلافت و سجادگی کی وصیت سید فضل الدین لاڈلہ بن سید ناصر الدین کے حق میں فرمائی تھی اور وہی آپ کے صاحب سجادہ ہوئے تھے۔

آپ کا وصال

۱۶ ارجمادی الآخر ۷۲۳ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ مزار مطلع انوار اوچ شریف میں مرجع خلائق ہے۔

Scanned by CamScanner

اولاد حضرت راجن قتال

آپ کے پانچ صاحبزادے تھے بسلسلہ سہروردیہ میں آپ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ (۱) سیّد روح اللہ (۲) سید بندہ نواز (۳) سیّد جلال الدین (۴) سیّد ابوالخیر عبدالعزیز (۵) سید ابواسحاق۔

سیرۃ العارفین اور اخبار الاخیار کے حوالہ جات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ اوچ شریف سے ملتان ہجرت کر گئے تھے۔

فلہٰذا ملتان سے آپ کی اولاد فریضۂ تبلیغ انجام دینے کے لیے منتشر ہو گئی تھی حضرت مخدوم راجن قتالؒ کی اکثر اولاد گجرات، وزیر آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی، چونیاں، دہلی، راجپوتانہ، لاہور، پپلی راجن اور ضلع ڈیرہ غازی خان میں آباد ہے۔

حضرت راجن قتالؒ کے خلفاء

آپ کے بے شمار خلفاء میں سے چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) مخدوم فضل الدین فضل اللہ لاڈلہ (۲) شیخ کبیر الدین اسمٰعیل (۳) سیّد برہان الدین قطب العالم گجرات (۴) شیخ علاء الدین (۵) شاداؤد قریشی (۶) حاجی سیّد عبدالوہاب بخاری (۷) شیخ اسمٰعیل قریشی (۸) سیّد احمد الملقب بہ مخدوم جہاں شاہ

Scanned by CamScanner

تذکرہ حضرت ناصر الدین بن حضرت مخدوم جہانیاں علیہ رحمۃ اللہ

آپ علوم شریعت، طریقت، معرفت و حقیقت کے جامع تھے۔ ولایت شرافت و سیادت میں آپ کا مقام بہت بلند تھا۔ آپ سے بہت کرامات صادر ہوئی تھیں۔ آپ کثیر الاولاد تھے۔ اس لئے آپ کو ناصر الدین کہتے ہیں آپ کی کل اولاد ایک سو (25) تھی۔

اولاد

حضرت ناصر الدینؒ کے اٹھارہ فرزند صاحب اولاد ہوئے۔

(۱) مخدوم کبیر الدین بخاری (۲) سید علم الدین بخاری سہروردی (۳) سید اسمٰعیل قطب بخاری سہروردیؒ (۴) سید فضل الدین بخاری (۵) سید برہان الدین بخاری احمد آبادی (۶) سید علاؤ الدین کشمیری (۷) سید شرف الدین (۸) سید سراج الدین (۹) سید عبد اللہ (۱۰) سید عبد الوہاب (۱۱) سید شرف الدین عرف شادن شاہ (۱۲) سید قطب الدین (۱۳) سید کمال الدین (۱۴) سید جلال الدین (۱۵) سید بہاء الدین (۱۶) سید صلاح الدین (۱۷) سید رکن الدین (۱۸) سید زین العابدین (۱۹) سید صفی الدین لاولد (۲۰) سید نظام الدین (۲۱) سید عبد الحق لاولد (۲۲) سید ابو الحق (۲۳) سید ابو الخیر نصیر الدین لاولد (۲۴) سید منجن جہانیاں لاولد (۲۵) سید قطب الدین ثانی رحمۃ اللہ علیہم

Scanned by CamScanner

تذکرہ حضرت فضل الدین لاڈلہ رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نسب حضرت فضل الدین بن حضرت ناصر الدین بن حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت رحمۃ اللہ علیہم متبحر علمی ہو۔ آپ علوم شرعیہ میں متبحر عالم تھے۔ علم طریقت حقیقت معرفت میں آپ کا مقام بہت بلند تھا۔

خرقہ خلافت

آپ کے دادا حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ چودہ خانوادوں کے فیض یافتہ تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے چھوٹے بھائی حضرت راجو قتال کو یہ خصوصی فیض عطا کیا تھا۔ کیونکہ اس وقت اتنی فیض لینے کے قابل وہی تھے۔

آپ نے تلقین ذکر تو والد گرامی قدر سے حاصل کی تھی۔ لیکن جب حضرت راجو قتال نے آپ کی ذات میں صلاحیت دیکھی تو اعلان کیا جو چودہ فیض اور نعمت حضرت مخدوم جہانیاں نے مجھے عطا فرمائی تھی۔ میں حضرت فضل الدین [illegible] کے سپرد کرتا ہوں۔ اور آپ کو اعلان کے بعد ٹوپی مبارک پہنائی اور نصیحت فرمائی کہ خدا تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہیں اور شرک سے پرہیز کریں۔

سلسلہ رشد و ہدایت

گویا آپ اپنے دور کے قطب زماں تھے۔ اور اپنے دادا حضرت مخدوم جہانیاں

Scanned by CamScanner

کے سجادہ نشین تھے۔ تبلیغ اسلام کا کام نہایت سرگرم ہو کر انجام دیا۔

بہت ہندو قومیں آپ کی ذات بابرکات کی تبلیغ کی بدولت اسلام سے مشرف ہوئیں۔ لانگ، کھاکس اور لون وغیرہ اقوام آپ کی تبلیغی مساعی جمیلہ کی مرہون منت ہیں۔ ملتان، مظفرگڑھ وغیرہ اضلاع میں اس خاندان کے ہزاروں عقیدتمند موجود ہیں۔

بتاریخ ۲۳ ربیع الآخر ۱۰۳۲ھ آپ کا وصال ہوا۔ اوچ شریف میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

تذکرہ سید عبدالجلیل رحمتہ اللہ علیہ

سید عبدالجلیل بن حضرت فضل الدین لاڈلہ رحمتہ اللہ علیہ آپ بہت بڑے عالم تھے۔ صاحب کرامت ولی تھے۔ دیوان صاحبان کے مورث اعلیٰ ہیں۔ آپ کا مزار اوچ شریف میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولاد میں چھ پشتوں تک شیخ لقب جاری رہا ہے عربی میں روحانی تعلیم دینے والے کو شیخ کہتے ہیں۔

حضرت سید عبدالجلیل کے فرزند شیخ عبدالغفار ان کے فرزند شیخ زین العابدین ان کے فرزند شیخ محمد باقر ان کے فرزند شیخ محمد اطہر ان کے فرزند شیخ مسیح اللہ کے فرزند شیخ زین العابدین رحمتہ اللہ علیہم تھے۔

ان چھ پشتوں کے بعد آپ کی اولاد میں لقب دیوان جاری ہوا۔ شیخ زین العابدین مذکور ان کے فرزند دیوان ولایت شاہ ان کے فرزند دیوان نور شاہ ان کے فرزند دیوان ولایت شاہ ان کے فرزند دیوان غلام جہانیاں ان کے فرزند دیوان عنایت شاہ ان کے فرزند دیوان نیر شاہ ان کے فرزند دیوان خیر شاہ ان

کے فرزند دیوان عبداللہ شاہ ان کے فرزند دیوان پیر شاہ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔
یہ ایک عطائے ایزدی ہے کہ حضرت سید عبدالجلیل المعروف چہل شاہ کی اولاد میں بہت اہل علم صاحب ولایت گذرے ہیں۔ اور آپ کی اولاد کسی کی دست نگر بھی نہیں رہی۔ تاحال بھی آپ کی اولاد میں خودداری برقرار ہے۔

مسلک کے لحاظ سے آپ کی اولاد سلسلہ سہروردیہ کے ساتھ منسلک رہی۔ دیوان زین العابدین رابع حضرت قاضی عامل محمد رحمتہ اللہ علیہ مرید ہوئے ان سے آپ کی اولاد سلسلہ چشتیہ کے ساتھ مسلک ہوئی۔ دیوان پیر شاہ صاحب اول جو ایک صاحب ولایت بزرگ تھے، حضرت خواجہ محبوب الٰہی کے مرید تھے۔ دیوان حیدر بخش بھی حضرت خواجہ محبوب الٰہی کے مرید ہوئے۔ حضرت دیوان ولایت شاہ صاحب جو نام کے بھی ولایت تھے اور صاحب ولایت بھی تھے، حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے محبوب مرید تھے۔

حضرت دیوان خیر شاہ صاحب کی یہ کرامت زبان زد عام ہے۔ جب خلیفے دربار حضرت مخدوم جہانیاںؒ بند کر کے چلے جاتے تھے۔ تو وہ بغیر تالا کھولنے کے اندر چلے جاتے تھے اور وہاں بیٹھ کر پڑھتے رہتے تھے جہاں اب حضرت مخدوم جہانیاں کی دربار میں ان کی مزار ہے۔ یہ دیوان خیر شاہ صاحب حضرت خواجہ فخر جہاںؒ کے مرید تھے۔ ان کے فرزند حضرت دیوان عبداللہ شاہؒ حضرت خواجہ غلام فرید کے محبوب مرید تھے۔ مرشد کی محبت کا یہ عالم تھا کہ دربار شریف کا بہت کام کرایا۔ اکثر رہائش بھی کوٹ مٹھن میں رکھی۔ بلکہ اپنی مزار کی جگہ بھی وہاں منظور کرا لی۔
یہ اس خاندان میں پہلی شخصیت ہیں۔ جنہوں نے اپنے شیخ محبت کا ایسا عملی ثبوت

Scanned by CamScanner

یا. کہ نہ صرف دنیاوی اکثر زندگی شیخ کی خدمت گزاری. بلکہ برزخی زندگی بھی شیخ کے قرب میں گذارنے کو پسند فرمایا۔

ان کا روضہ مبارک خواجہ غلام فرید کے روضہ مبارک سے جنوبی طرف مسجد کے ساتھ ہے

حضرت سید دیوان عبداللہ کے فرزند پیر طریقت دیوان پیر شاہ بخاری تھے۔ جو حضرت خواجہ نازک کریم کے مرید ہوئے. ان کو بھی اپنے شیخ کے ساتھ والہانہ محبت تھی. سخی مزاج علم دوست حلیم طبع عبادت گذار شب بیدار صاحب ارشاد شخصیت تھے. ۱۹۶۹ء میں ان کا وصال ان کا مزار بھی اپنے والد گرامی قدر کے روضہ مبارک میں کوٹ مٹھن شریف ہے۔

حضرت سید دیوان پیر شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے تین فرزند ہیں۔

(۱) ڈاکٹر سید دیوان غلام نازک صاحب

(۲) سید دیوان محمد شاہ صاحب بخاری یہ دونوں بھائی پیر طریقت حضرت خواجہ احمد علی صاحب مدظلہ العالی خواجہ نازک کریم رحمتہ اللہ علیہ کے نور سے کے مرید ہوئے ہیں۔

(۳) دیوان عبدالرحمن شاہ صاحب حضرت عبداللہ منگھیری کے مرید ہیں

دعا ہے. کہ خدا تعالیٰ تمام سلف صالحین کی اولاد کو ناموس اسلاف روشن کرنے کی توفیق عطا فرمادے اور مجھے صالحین کے صدقے سعادت دارین عطا فرمادے آمین۔

تذکرہ حضرت سید محمد قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ

آپ بخاری خاندان کے چشم و چراغ ہیں آپ قطب العالم حضرت عبدالوہاب بخاری کے فرزند ہیں حضرت قطب العالم کے بعد آپ کے وجود فیض آلود سے سلسلہ سہروردیہ کو فروغ ہوا اکثر گجرات کے سلاطین اور امراء آپ کے مرید تھے۔ آپ کا مرتبہ یہ تھا کہ نہ صرف بعد میں آنیوالوں نے بلکہ ہم عصر لوگوں نے بھی اکابر اولیاء کرام میں شمار کیا ہے جس طرح سلسلہ قطبیہ کے شیخ اکمل آپ کے والد ماجد ہیں اسی طرح آپ سلسلہ شاہیہ کے شیخ اکمل ہیں۔

سلوک

۱۷ ذوالقعدہ ۸۱۷ھ کو آپ تولد ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق آپ کا اسم گرامی محمد رکھا گیا۔ آپ کی ذہانت اور خداداد استعداد کا یہ عالم تھا کہ سترہ برس کی عمر میں آپ نے علوم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل کر لیا تھا۔ اپنے والد ماجد قطب العالم کی خصوصی توجہ سے آپ نے سلوک کی تمام منزلیں طے کر لیں۔

خرقہ خلافت

آپ السعید سعید فی بطن امہ کا صحیح مصداق تھے۔ آپ کے لئے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے شیخ احمد کھٹو کو ایک خرقہ خلافت دیا تھا جب آپ نے سلوک کی منزلیں طے کر لیں۔ تو حضرت احمد کھٹو نے وہ آپ کی امانت خرقہ خلافت آپ کو دے دیا۔

آپکے لقب شاہ عالم ہونے کی وجہ

تحفۃ الکرام کے مصنف نے تحریر کیا ہے کہ آپ کو شاہ عالم کا لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمایا تھا۔ آپ نے عرض کیا تھا کہ حضور میں اپنی زبان سے اس کا اظہار کیسے کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آپ اپنے والد ماجد کی خدمت میں جائیں وہ

Scanned by CamScanner

آپ کو شاہ بارک اللہ چشتی کی خدمت میں بھیجیں گے۔ آپ کا مسئلہ حل ہو جائیگا۔ واقعی ایسے ہی ظہور میں آیا کہ جب اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی فرمایا۔ آیئے شاہ عالم! اور پھر شاہ بارک اللہ چشتی کی خدمت میں روانہ فرمایا۔ جب شاہ بارک اللہ چشتی کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے بھی فرمایا آیئے آیئے شاہ عالم! اس وقت وہاں ایک لوبیا کی دیگ پکی ہوئی تھی حضرت شاہ بارک اللہ نے آپ کو فرمایا۔ یہ دیگ سر پر رکھو۔ اور خدام کو آپ کے ساتھ روانہ کیا۔ اور فرمایا کہ تم لوگ حضرت شاہ عالم کے ساتھ جاؤ۔ جہاں آسمان اور جو کچھ آسمان میں ہے زمین اور جو کچھ میں ہے سب شاہ عالم پکار رہے ہوں۔ وہاں سے واپس چلے آنا اور شاہ عالم کو آگے روانہ کر دینا آپ جب احمد آباد کے چوک میں آئے۔ وہاں گداگر کو دیکھا جو کہ گونگا، اندھا اور لنگڑا بھیک مانگتا پھرتا تھا۔ ان لوگوں کے ساتھ جاتے ہی ان کی آنکھوں میں بینائی آگئی زبان کھل گئی پاؤں درست ہو گئے اور ڈھول بجا کر کہنے لگا شاہ عالم شاہ عالم جو لوگ وہاں موجود تھے وہ بھی کہنے لگے شاہ عالم شاہ عالم بلکہ در و دیوار بھی شاہ عالم شاہ عالم پکارنے لگے۔ حضرت شاہ عالم نے بارک اللہ چشتی کے غلاموں کو واپس کر دیا۔ اور خود قطب العالم کی خدمت میں ماجرا سنایا اور لوبیا کی دیگ نذر کی اسی دن سے یہ بات مشہور ہو گئی کہ چشتیوں نے پکائی اور بخاریوں نے کھائی۔

حضرت شاہ عالم بخاری بہت بلند پایہ ولی تھے۔ آپ سے بیشمار کرامات صادر ہوئیں۔ آپ نے بہت احسن طریق سے اپنے فریضہ تبلیغ انجام دیا۔ راؤ منڈلیک جیسا ظالم راجہ بھی آپ کی برکت سے مسلمان ہوا۔ بہت سے راجے مہاراجے سلاطین اور امراء آپ کی کفش برداری پر ناز کرتے تھے ۶۳ برس کی عمر میں آپ کا ۲۰ رجمادی الثانی ۸۸۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ مزار پرانوار موضع رسال پور میں ہے۔

تذکرہ اولیاء لاہور

Scanned by CamScanner

اولاد امجاد کے بعد نعمت فیض الٰہی چار آدمیوں پر تقسیم ہوئی۔ ۱۔ سید ناصر الدین المعروف شاہ محمد راجو۔ ۲۔ سید بدھن۔ ۳۔ سید شیخ حضرت شاہ عالم کے وصال شاہ محمد راجو۔ ۲۔ سید محمد ناہد بخاری۔ ۳۔ شریف ابوبکر۔ ۴۔ خلیفہ خاص حضرت میاں مخدوم رحمۃ اللہ علیہ

تذکرہ حضرت سیّد جلال الدین ماہ عالم رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں حضرت شاہ عالم سے ملتا ہے۔

سجادگی خان اعظم نے جب احمد آباد کا دورہ کیا۔ تو آستانہائے سہروردیہ کی حالت زوال پذیر تھی۔ خان اعظم نے اکبر شاہ سے اجازت لے کر حضرت ماہ عالم کو ان آستانوں کا سجادہ اور متولی مقرر کیا آپکی خدا داد استعداد اور قابلیت سے نظام از سر نو درست ہو گیا۔

سید ماہ عالم بہت سخی تھے آپکی سخاوت کی بہت شانیں مشہور رہیں۔ ایک مرتبہ آپ سردی کے موسم میں ابوتراب کی ضیافت پر جا رہے تھے راستے میں ایک سائل نے کمبل کا سوال کیا۔ آپ نے بلا تکلف وہ کمبل اتار کر دے دیا صرف ایک قمیص پہنے ہوئے سردی میں چلے گئے آپ اتنے سخی تھے کہ گھر کے برتن تک بھی اٹھا کر سائل کو دے دیتے تھے

وصال ۱۔ ۱۴۔ ذوالقعدہ ۱۰۰۳ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

تذکرہ سیّد مقبول عالم بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت آپ حضرت ماہ عالم بخاری کے صاحبزادے تھے۔ ۱۲۔ رجب ۹۸۹ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کمالات ظاہری و معنوی پر حاوی تھے۔ ظاہر علوم پر عبور کامل رکھتے تھے۔

مسند سجادگی
آپ کے والد سید ماہ عالم نے وصال سے دو برس پہلے خرقہ و سجادہ انہیں مرحمت فرما دیا تھا۔ آپ نے آبائی مسند پر بیٹھ کر لاکھوں بھولے بھٹکے لوگوں کو نیکی کا راستہ دکھایا۔

تصانیف
آپ بہت تصانیف و تالیف کے مالک تھے آپ کی تصانیف میں سے جمات شاہی زیادہ مشہور ہے جو دو دار پر مشتمل ہے۔

سخاوت
آپ بہت سخی تھے ہر جمعرات کو پانچ سو محمودی خیرات کرتے تھے۔ محمودی سلطان محمود کے زمانے کا سکہ تھا، ایک مرتبہ خیرات کے موقع پر آپ نے ملا بدالشکور سے پوچھا کہ خزانہ میں کچھ ہے اس نے عرض کیا صرف بارہ محمودی ہیں آپ نے وہ محمودی صرف چھ فقیروں میں تقسیم فرما دیئے اور باقی آدمیوں کو فرمایا کہ تھوڑی دیر صبر کریں؟ اتنے میں آپ کے صاحبزادے سید جلال مقصود عالم نے دو ہزار روپے لاکر پیش کئے آپ نے وہ تمام رقم مستحقین میں تقسیم فرما دی اس قسم کی بے شمار روایات آپ کی طرف منسوب ہیں۔ جب بادشاہ جہانگیر احمد آباد میں آیا تھا تو اس نے آپ سے ملاقات کی۔ آپ کی گفتگو سے وہ بہت متاثر ہوا، چنانچہ وہ ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

خالی از فیضے معقولیت نیست

وصال :۔ ۱۲ رجب سنہ ۱۰۴۵ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

تذکرہ حضرت سید جلال مقصود عالم بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت سید مقبول عالم بخاری کے فرزند تھے گیارہ سال کی عمر میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا تھا، اور باقی تعلیم آپ نے مولانا حسین سیستانی و مولانا عبدالعزیز جو حضرت

مقبول عالم کے مرید اور شاگرد تھے سے حاصل کی علوم متداولہ کے حاصل کرنے کے بعد علوم باطنی کی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل فرمائی۔ خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کے لئے آپ نے شاہ جہاں بادشاہ کی طرف سے منصب شش ہزاری اور صدارت کا عہدہ مقبول فرما لیا تھا۔

تذکرہ علم الدین بن ناصر الدین بن مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ

آپ بے شمار اولیاء کرام کے جد امجد اور بہت طریقوں کے سلسلوں کے شیخ الکل ہیں آپ کے زہد و تقویٰ افضل و کمال کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ میراں محمد شاہ اور عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہما جیسے اہل اللہ آپ کے مرید تھے آپ کے چار صاحبزادے تھے۔

۱۔ سید ابو الخیر ۲۔ سید جمال الدین ۳۔ سید جلال الدین ۴۔ سید بہاؤ الدین

اولاد رحم ہم اللہ علیہم اجمعین آپ کے فرزند سید ابو الخیر کے بیٹے سید ابو بکر ہیں۔ جو سادات جلالپور پیر والہ کے مورث اعلیٰ اور جد امجد تھے۔ آپ کی اولاد میں سید سلطان احمد قتال بلند مرتبہ درویش گزرے ہیں۔

تذکرہ سلطان احمد قتال رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نسب سید سلطان احمد قتال بن سید دولت علی بن سید غیاث الدین بن سید عمر بن سید ابو بکر بن سید ابو الخیر بن سید علم الدین بن سید ناصر الدین بن حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہم آپ مادرزاد ولی تھے اور بچپن سے صاحب کرامات تھے۔

سیر و سیاحت ہوش سنبھالتے ہی آپ نے فقراء کی صحبتیں اختیار کیں۔ کثرت مجاہدہ کی وجہ سے آپ کو مشائخ نے قتال کا لقب دیا تھا۔

بیعت آپ نے مخدوم علی سرور رحمۃ اللہ علیہ (کھہروڑ پکا) کے ہاتھ پر دست بیعت فرمائی تھی۔

حج بیت اللہ آپ نے اپنے مرشد کی رفاقت میں حج مبارک پڑھا اور مدینہ شریف کی زیارت کا شرف حاصل فرمایا۔ براستہ بغداد شریف ملتان شریف نزول جلال فرمایا۔ اور قطب الاقطاب شاہ رکن عالم کے دربار پر چلہ کیا۔ پھر پیلی بار تشریف لے گئے اور وہاں لکھویرہ اور سلویرہ اقوام کو مسلمان کیا۔

وصال :- ۱۰۲۱ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ جلالپور پیر والا میں آپکا مزار ہے۔

تذکرہ میراں محمد شاہ المعروف موج دریا بخاری رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نسب سید میراں محمد شاہ بن سید صفی الدین شاہ بن سید نظام الدین بن سید علم الدین ثانی بن سید حضرت مخدوم جہانیاں رحمہم اللہ علیہم۔

آپ اپنے زمانہ کے بہت بلند پایہ ولی تھے۔ آپ کے فقرہ ولایت کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ ان دونوں جلال الدین اکبر مہم چتوڑ میں مصروف تھے یہ شہر فتح نہیں ہوتا تھا۔ اکبر بادشاہ نے آپکی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا فرمائی تھی۔ انکی دعا کے صدقہ میں قلعہ چتوڑ فتح ہو گیا تھا۔ اکبر بادشاہ پہلے بھی آپکا معتقد تھا اس کے بعد اعتقاد میں اور اضافہ ہو گیا۔ درخواست کی۔ کہ آپ بٹالہ کے مضافات میں چند دیہات بطور جاگیر نذر کئے۔ اور درخواست کی۔ کہ آپ بٹالہ کے قریب کسی جگہ اقامت قبول فرما دیں آپ نے مخزن اولیاء لاہور کے شہر کو پسند فرمایا۔ اور وہاں اقامت پذیر ہوئے تاحال آپ کی اولاد کے پاس عطائے جاگیرات کے فرامین موجود ہیں۔

(تذکرہ اولیاء لاہور)

Scanned by CamScanner

تذکرہ احمد مجنوں بخاری اوچی ثم بنگالی رحمتہ اللہ علیہ

شجرہ نسب سید احمد مجنوں بن سید ناصر الدین شہید بن سید ابوالہاشم بن سید ابو محمد بن سید علم الدین بن سید ناصر الدین بن سید مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہم

مولانا سید غلام حسنین سجادہ نشین نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ شہنشاہ شاہجہاں کے آخری دور میں اوچشریف کے بخاری خاندان میں ایک حضرت (سید احمد مجنوں) یوپی اور بہار کی سیر کرتے ضلع بیر بھوم (بنگال) کے ایک جنگل میں قیام پذیر ہوئے اور مرجع خلائق بن گئے آپکی مناسبت سے اس بستی کا نام حضرت پور پڑ گیا۔ آپکا نام احمد مجنوں بخاری ہے مجنوں آپکو اسلئے کہتے ہیں کہ آپ پر اکثر وقت جذبی کیفیت طاری رہتی تھی۔ اسی حضرت پور میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

تذکرہ سید عبدالوہاب دین پناہ رحمتہ اللہ علیہ

چند واسطوں سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے آپ بہت بلند پایہ ولی تھے۔ آپ کا ظاہر و باطن نور معرفت سے منور تھا۔

آپ کا دستور العمل آپ صحرائی زندگی زیادہ پسند فرماتے تھے۔ آپکی زندگی کا کافی حصہ جنگل اور دریا میں گزرا۔ رات کو مصلیٰ پر عبادت کرتے تھے دن کو روزہ رکھتے تھے۔ آپ نے ایک کشتی تیار کرائی ہوئی تھی دن کو اس کشتی میں بیٹھ کر عبادت فرماتے تھے اور سیر فرماتے جاتے تھے شام کے قریب جو بستی قریب آجاتی تھی۔ وہاں کشتی رکوا دیتے تھے پھر بستیوں

میں جاکر لوگوں کو ہدایت فرماتے تھے آپ ولایت اور کرامت کو مخفی رکھتے تھے۔

وصال ۱۰۶۰ھ میں آپ کا وصال ہوا آپ کے والد کا مزار حضرت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے اندر ہے اور آپ کے دو مزار ہیں تونسہ شریف کے قریب آپ کا ایک مزار دریا کے مغربی جانب ہے اور ایک مزار دریا کے مشرقی جانب ہے۔

دو مزار ہونے کی وجہ آپ کے وصال کے بعد آپ کے معتقدین میں اختلاف ہوگیا۔ دریا کے مشرقی کنارے والے دریا کی مشرقی جانب مزار بنوانا چاہتے تھے اور دریا کا مغربی سمت بسنے والے معتقد آپکی مزار دریا کی مغربی جانب بنوانا چاہتے تھے۔ آپؒ نے اپنے ایک خاص معتقد کو خواب میں بشارت دی کہ میرے لئے دو صندوق تیار کرائیں میں انشاءاللہ دونوں کو خالی نہیں چھوڑوں گا جب دو صندوقیں تیار کرائی گئیں تو آپ کی ذات واقعی دونوں صندوقوں میں موجود تھی اسی لئے آپکی دو مزاریں ہیں۔ آپکا وصال ۹ ذوالحجہ کو ہوا تھا

تذکرہ حضرت سید حسین بحر العلوم اوچی ثم دیپالپوری رحمۃ اللہ علیہ

شجرہ نسب سید حسین بحر العلوم بن سید قطب الدین سید کبیر الدین بن اسمٰعیل بن سید ناصر الدین بن حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ فطرۃً ذہین اور ذکی تھے۔ فصاحت و بلاغت میں آپ کا مقام بہت بلند تھا [illegible] سال کی عمر میں آپ نے علوم سے فارغ التحصیل ہو کر بحر العلوم کا لقب حاصل فرمایا

آپکی دہلی کیطرف روانگی اس زمانہ میں شہنشاہ ہمایوں کا دور اقتدار تھا آپ مع جاگیر کے تصفیہ کیلئے شہنشاہ ہمایوں کی خدمت میں دہلی آ گئے۔ وہاں دیپالپور مضافات میں آپکو جاگیر ملی جب اکبر اعظم کا زمانہ آیا تو اس نے ترقی جاگیر کے علاوہ دوسرے عطیے بھی نذر کئے۔

Scanned by CamScanner

سید حسین بخاری اوچ شریف میں آکر مستقل سکونت کے لئے بمعہ اہل وعیال ومتعلقین نہایت شان وشوکت سے روانہ ہوئے، ۲۲ رجب کو یہ قافلہ دیپالپور پہنچا، وہاں کے حاکم نے آپ کی بہت عزت کی اور متعلقین کی رہائش کا معقول انتظام کیا۔

شہر چونیاں کا قیام آپ نے دریائے بیاس کے کنارے شہر چونیاں کی بنیاد رکھی یہاں آپؒ نے اپنے آباد کی طرح تربیت روحانی کا مرکز قائم کیا۔

ہزاروں گمراہوں کو راہ راست پر لایا، اور آپ کی بدولت ہزاروں افراد کفر سے نجات حاصل کرکے اسلام سے منور ہوئے آپ حضرت سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر ہمیشہ تشریف لاتے تھے عمر کے آخری سال اوچ شریف میں تشریف لائے اور واپس جا سکے، ۱۷ رجب ۹۸۹ھ میں آپ کا وصال ہوا، آپ نے جد امجد جلال الدینؒ کے ساتھ ہی دفن کئے گئے۔

تذکرہ حضرت حسن کبیر دریا رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نسب حضرت سید حسن کبیر دریا بن سید صدر الدین سید نصیر الدین بن سید شمس الدین سبزواری ملتانی بن سید صلاح الدین بن سلام الدین بن سید مومن بن سید محب بن سید ہاشم بن سید احمد بن سید مہدی بن سید منظفر بن سید عبدالجلیل بن سید منتظر بن سید اسماعیل بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ۷۱۶ھ میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔

سیرت آپؒ کی ذات والا صفات نیکی علم اور فضل میں ممتاز تھی آپ نے دنیا بہت دیکھی تھی اور عالم کی سیر کی تھی، اوچ شریف میں تشریف لائے اور وہیں مقیم ہوئے بے شمار بندگان خدا آپ کے ہاتھ حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے آپ کی خصوصیت

Scanned by CamScanner

تھا کہ جب کوئی شخص آپ کو دیکھتا تھا تو اسے سرتابی کی مجال نہ ہوتی تھی۔

آپ مسلکاً حنفی تھے اور طریقت میں سلسلہ سہروردیہ سے منسلک تھے۔

وصال آپ نے ایک سو اسی سال کی عمر پاکر ۸۹۷ھ میں داعی اجل کو لبیک فرمایا ہے مزار مطلع انوار اوچشریف میں ہے۔

تذکرہ حضرت محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نسب حضرت شیخ محمد غوث بن سید شاہ میر بن علی بن سید مسعود بن سید احمد بن سید صفی الدین بن سید حسین الدین سید عبد الوہاب بن سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت باسعادت آپکے آباء اجداد میں سے سید ابو السلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ بغداد سے روم تشریف لے گئے اور روم سے حلب تشریف لائے اور اسی جگہ مقیم ہوگئے ۸۳۳ھ میں آپ سرزمین حلب میں پیدا ہوئے۔

سیر و سیاحت آپنے عرب و عجم کے درمیان کافی مدت سیر و سیاحت فرمائی اسی سیر سیاحت کے دوران آپ لاہور تشریف لائے یہاں ایک مسجد کی بنیاد ڈالی اور کچھ عرصہ مقیم رہے پھر واپس حلب تشریف لے گئے وہاں جاکر اپنے والد محترم کی خدمت میں ہندوستان میں مکمل رہائش رکھنے کی خواہش ظاہر کی تو آپ کے والد محترم نے فرمایا کہ میری زندگی تک آپ حلب میں میرے پاس مقیم رہیں اور میرے وصال کے بعد ہندوستان (پاکستان و بھارت) میں رہائش رکھیں جب آپکے والد محترم کا انتقال ہوگیا۔ تو بعد میں آپنے ہندوستان آنے کا قصد فرمایا۔

براستہ خراسان ملتان شریف تشریف لائے پھر ملتان شریف سے اوچشریف آکر مقیم ہوئے۔

اس زمانہ میں اوچشریف لنگاہوں کے زیر اقتدار تھا اور سلطان قطب الدین ملتان کا بادشاہ تھا۔

آپکی شادی آپنے پہلی شادی قطب الدین لنگاہ کی دختر نیک اختر کے ساتھ کی تھی۔

دوسری شادی سید ابوالفتح گاذرونی جو حضرت صفی الدین حقانی گاذرونی کی اولاد میں سے تھے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ اپنی صاحبزادہ کا رشتہ محمد غوث بندگی کے ساتھ کر دیں۔ ادھر حضرت محمد غوث بندگی کو بھی خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ یہ رشتہ قبول فرمالیں جو شہر اوچ گیلانی کے نام سے مشہور ہے یہ زمین ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دختر نیک اختر کو جہیز میں دیا۔ تھا اسی بی بی کے بطن عفت سے حضرت عبدالقادر ثانی پیدا ہوئے

سیرت آپ بلند مرتبہ ولی اور متبحر عالم تھے آپ کے خوارق و کرامات بہت مشہور رہیں یہ بات زبان زدِ عوام ہے کہ آپ نے ایک مسواک گاڑھا تھا وہ سرسبز جال کا درخت ہو گیا۔ جو اب تک موجود ہے یعنی اس جال کے نئے شگوفے نکلتے چلے آ رہے ہیں۔

وصال محرم ۹۲۳ھ میں آپکا وصال ہوا اوچ گیلانی میں آپکا مزار مطلع انوار مرجع خلائق ہے

اولاد آپ کے تین فرزند تھے۔ ۱۔ سید عبدالقادر ثانیؒ ۲۔ سید میراں مبارک حقانیؒ ۳۔ سید عبداللہ ربانیؒ

تذکرہ حضرت عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت سید محمد غوث بندگی صلبی کے فرزند ارجمند تھے اور حضرت ابوالفتح گاذرونی کے نواسے تھے۔ نہایت سعادت مند ولی اللہ عالم باعمل کمالات ظاہری و باطنی کے حامل تھے۔

ولادت باسعادت ۸۶۲ھ میں سرزمین اوچ شریف میں آپکی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ اور آپ کا پیارا بچپن آپ کے والد محترم کے زیر سایہ تابناک گزرا۔

آپ کا عالم شباب

آپؒ عالم شباب میں عیش و عشرت کی طرف مائل تھے آپ کے ساتھ سفر حضر میں گانے بجانے کا سامان موجود رہتا تھا شکار بھی کھیلتے تھے ایک مرتبہ حضرت محمد غوث بندگیؒ کی خدمت میں تحفہ کے طور پر ایک مخمل کا تھان آیا۔ تو انہوں نے وہ تھان بھجوا دیا کہ آپ اس کا چغہ بنوالیں آپ نے اس مخمل کے تھان سے سندلی کرتی کیلئے گدیلے بنوائے جب آپ کے والد محترم کو علم ہوا۔ تو وہ سخت ناراض ہوئے اور ڈانٹ ڈپٹ فرمائی۔

خدا شرے برانگیزد که خیرے ما دراں باشد

اس شر میں آپ کی خیر مضمر تھی کہ اسی آنیوالی رات میں حضرت محمد غوث بندگیؒ کو خواب میں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ عبدالقادر میرا بیٹا ہے اس کی نگہداشت میرے ذمہ ہے آپ باقی اولاد کی تربیت کریں۔ جب آپ کو اس خواب کا علم ہوا تو تمام مشاغل دنیاوی سے تائب ہو کر ذکر الٰہی میں مصروف ہو گئے اور بہت جلد سلوک کی منزل طے کرتے ہوئے فقر میں بہت بلند مرتبہ حاصل فرمایا۔

آپ کا مسلک

آپ کا مسلک حنفی اہلسنت تھا اپنے والد محترم کے مرید تھے تصوف اور طریقت میں سلسلہ قادریہ کے ساتھ منسلک تھے۔

مسند سجادگی

آپ اپنے والد محترم کے وصال کے بعد سجادگی پر جلوہ فگن ہوئے ہزاروں گمراہوں کو ہدایت کے راستہ پر لایا سینکڑوں بھٹکوں مصیبت زدوں کی دستگیری فرمائی۔

فقر

فقر میں آپ کا مقام بہت بلند تھا۔ آپ ذات والا صفات سے بہت کرامات صادر ہوئیں اسی لئے آپ کو عبدالقادر ثانی کہتے ہیں

زہد و عبادت

آپؒ زیادہ وقت عبادت ذکر اذکار اور مراقبہ مجاہدہ میں گزارتے دن رات مسجد کی چٹائی پر بیٹھے رہتے تھے۔ بارہا اسی عالم میں آپؒ نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

خلاف شرع کاموں سے منع کرنے پر سلطان محمود لنگاہ والی ملتان آپ پر

توکل رنجیدہ ہوگیا۔ تو آپ نے جاگیر کی سندیں واپس بھیج دیں اور لکھا کہ ہم کو

اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ سلطان جاگیروں کی فقیروں کو ضرورت نہیں۔ جب سلطان محمود اپنی

غلطی اور آپکی شان سے آگاہ ہوا تو پھر کوشش کی کہ آپ اس کی دعوت منظور فرما کر ملتان تشریف

لائیں مگر آپ نے یہ قطعہ لکھ کر قاصد روانہ فرمایا اور دعوت قبول نہ فرمائی۔

قطعہ

بہیچ باب ازیں باب بعد گشتن نیست
ہر آنچہ بر سر ما رود مبارک باد
کسے کہ سلطان عشق پوشیدہ است
بحلہ ہائے بہشتی کجا شود دل شاد

وصال آپ نے ۸۰ سال عمر پائی۔ ۱۸ ربیع الاوّل ۹۴۰ھ میں آپ کا وصال ہوا

آپکا مزار مطہر آپکے والد محترم محمد غوث بندگی رحمۃ اللہ علیہ کے مشرقی پہلو میں محل کے اندر ہے۔

تذکرہ سید مبارک حقانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت محمد غوث بندگی کے فرزند ارجمند مرید اور خلیفہ تھے طبیعت پر مستی کا غلبہ

تھا اور ہر وقت استغراق کی کیفیت میں رہتے تھے۔ جب طبیعت قابو سے باہر ہو گئی تو اوچ

سے روانہ ہو کر لکھی جنگل میں رونق افروز ہوئے اور آپ کی نگاہ کی مستی کا یہ عالم تھا کہ جس

پر ایک نظر ڈالتے وہ مست اور بے خود ہو جاتا۔ جنگل میں قیام کے دوران خواجہ فریدالدین گنج شکر

کی اولاد میں سے ایک خواجہ معروف چشتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے

خرقہ خلافت وارادت حاصل فرمایا۔ آپ نے خواجہ معروف چشتیؒ سے فرمایا۔ تم سے تصوف کا ایک جدید خانوادہ پیدا ہوگا۔ چنانچہ نوشاہیہ قادریہ سلسلہ حضرت خواجہ معروف چشتیؒ کی طرف منسوب ہے۔ خواجہ معروف چشتیؒ کا وصال ۹۸۷ھ میں ہوا۔ مزار مبارک خوشاب ضلع سرگودھا میں واقع ہے۔ حضرت سید مبارک حقانی کا وصال ۹۵۶ھ میں ہوا۔ آپکا مزار آپکے والد محترم کے احاطہ میں ہے۔

تذکرہ سیّد عبداللہ ربانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت شاہ محمد بندگی گیلانیؒ کے فرزند ارجمند تھے تو کل بن آپ کا مقام بہت اونچا تھا۔ ولایت و کرامات میں آپ اپنے آباؤاجداد کے صحیح وارث اور جانشین تھے اور دنیا اور اہل دنیا سے ہمیشہ بے نیاز رہے بے شمار بندگان خدا نے آپ سے روحانی فیض حاصل کیا۔ ۹۷۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ اوچ شریف میں اپنے والد مرحوم کے مزار سے متصل دفن ہوئے۔

تذکرہ سیّد عبدالرزاق گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نسب | سید عبدالرزاق بن حضرت عبدالقادر ثانیؒ بن حضرت محمد غوث بندگی رحمۃ اللہ علیہم

آپ نے ناگور میں تعلیم حاصل فرمائی تھی۔ اور اپنے والد کے وصال کے بعد مسند سجادگی پر آپ رونق افروز ہوئے تھے۔

وصال | ۵ رجادی الآخر ۹۴۲ھ میں آپؒ کا انتقال ہوا۔ آپ اوچ شریف میں مدفون ہوئے۔



تذکرہ حضرت حامد گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

آپ سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے اپنے والد کے بعد مسند ارشاد پر جلوہ فگن ہوئے۔ اسباب دنیاوی کا وافر حصہ آپ کو عطا ہوا تھا چونکہ جیسے آپ کا نام گرامی گنج بخش ہے ویسے ہی واقعی گنج بخش تھے۔

آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ باوجود کثیر جائیداد کے آپ صاحب نصاب کبھی نہیں ہوئے۔ جو کچھ پاس ہوتا تھا۔ آپ فقراء اور مساکین پر بے دریغ خرچ فرما دیتے تھے۔

وصال | ۹۷۸ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

اولاد | آپ کے چار صاحبزادے تھے (۱) سید عبدالقادر ثالث (۲) سید ابوالحسن جمالی جمال الدین موسیٰ پاک شہید (۳) سید خلیل (۴) سید محمد شریف رحمۃ اللہ علیہم

اگرچہ سید عبدالقادر ثالث آپ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ نے سید ابوالحسن کو گوناگوں خصائص کی وجہ سے مسند ارشاد کے لئے منتخب فرمایا تھا۔

آپ کے وصال کے بعد عبدالقادر ثالث نے رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت کو نظر انداز کر کے اپنی سجادگی کا اعلان کر دیا۔ اور مسند نشین ہو گئے تھے۔

تذکرہ حضرت سید ابوالحسن جمال موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نسب | حضرت سید ابوالحسن موسیٰ پاک شہید بن سید گنج بخش بن سید عبدالرزاق بن سید عبدالقادر ثانی بن سید محمد غوث بندگی رحمۃ اللہ علیہ آپ اوچ شریف

(کی) مسند ارشاد پر اپنے بھائی عبدالقادر ثالث کو بٹھانے کے بعد سرزمین اوچ شریف

تو خیر باد کہہ کر ملتان شریف چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔

سیرت — حضرت موسیٰ پاک شہید بڑے جلیل القدر عالم اور صاحب ارشاد طریقت بزرگ تھے آپ کے مریدین خلفاء میں حضرت شاہ عبدالحق دہلوی کا نام ملتا ہے جو اخبار الاخیار کے مصنف اور مشکوٰۃ شریف کے شارح اپنے زمانے کے مشہور محدث تھے۔

شہادت — ۱۰۰۱ھ میں لنگاہ قوم کے ایک بد باطن شخص نے آپ کو شہید کر دیا تھا۔

مزار — آپ کا مزار مبارک ملتان شریف میں اندرون شہر پاک گیٹ میں مرجع خلائق ہے۔

تذکرہ سید خلیل رحمتہ اللہ علیہ

آپ سید گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند اور موسیٰ پاک شہید کے چھوٹے بھائی تھے۔ شیر شاہ موسیٰ آپ کا مرید تھا۔

سید حامد گنج بخش کے خلفاء

آپ کے خلفاء میں ایک مشہور بزرگ شیخ داؤد کرمانی گذرے ہیں جن کا مزار شیر گڑھ ضلع ملتان میں ہے شیخ داؤد کرمانی کے خلیفہ اجل آپ کے حقیقی بھتیجے شاہ ابوالمعالی ہوئے جن کا مزار لاہور میں ابوالمعالی روڈ پر واقع ہے۔

ملتان شریف کے قریب جو ریلوے اسٹیشن شیر شاہ کے نام سے مشہور ہے جہاں

Scanned by CamScanner

حضرت شیر شاہ کا مزار ہے۔ یہ شیر شاہ رحمتہ اللہ علیہ بھی حضرت گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے۔

تذکرہ سیّد اسماعیل گیلانی رحمتہ اللہ علیہ

آپ سید عبد اللہ ربانیؒ کے فرزند تھے مغل بادشاہ جلال الدین اکبر نے آپؒ کو لاہور میں ایک وسیع جاگیر عطا کی تھی۔

فیروز پور کے قریب بھی آپ کو ایک ہزار بیگھہ زمین ملی تھی۔ آپ نے لاہور میں نکلس روڈ متصل مزنگ میں سکونت رکھی تھی۔

وصال ۹۷۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ لاہور میں حضرت سید محمد دریا بخاریؒ کی مزار کے متصل آپ کا مزار ہے۔

تذکرہ سید محمد غوث بالا پیر رحمتہ اللہ علیہ

سلسلہ نسب: سیّد محمد غوث بالا پیر بن سیّد زین العابدین بن سید محمد غوث بندگی رحمتہ اللہ علیہم۔

آپ نے اپنے جد محترم سیّد عبد القادر ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے تربیت روحانی حاصل کرکے خرقہ خلافت حاصل فرمایا تھا

جب سید حامد گنج بخش مسند نشین ہوئے تو آپ اوچ شریف سے ضلع ساہیوال مقام ستگرہ میں سکونت اختیار فرمائی تھی۔ آپ کے والد سید زین العابدین بنگال میں کفار سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔

اخوشنویس فضل کریم ملتان!

خاتمہ

الحمد للہ اس کتاب میں اولیاء کرام کی سیرت مبارک میں نے لکھی ہے۔ اولیاء کرام کی سیرت مبارک پڑھنے کا اصل مقصد ان کی سیرت کو اپنانا اور دل مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔ کہ ہم کس حد تک اپنے مشائخ کرام پیران عظام کی سیرت اپنا چکے ہیں۔ اور کتنی خامیاں باقی ہیں۔ ان خامیوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خامیاں پوری کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور اولیاء کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرماوے۔ امین ثم امین

نوٹ:۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت اوچی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات مع شرح زیر تسوید ہیں جو عنقریب قارئین کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

دعاء گو و دعاء جو

دین محمد عباسی سابق خطیب حضرت سید جلال الدین رح

ہماری مطبوعات

 تذکرہ حضرت عبدالرشید حقانیؒ ۔

 جدید تاریخ اوچ شریف ۔

 تذکرہ حضرت محکم الدین سیرانیؒ ۔

 تذکرہ حضرت شمس الدین گیلانیؒ ۔

 تذکرہ حضرت مخدوم جہانیاںؒ ۔

 تذکرہ حضرت بہاوالحق ملتانیؒ ۔

نئی آنے والی کتب

 تذکرہ حضرت شاہ رکن عالمؒ

نوری حضوری نورانی

 تذکرہ حضرت جمال الدین خنداں رُوؒ ۔

 تذکرہ حضرت شہباز قلندرؒ ۔

ملنے کا پتہ

محمد اقبال نازکی محلّہ عباسی

شمس کالونی اوچ شریف ضلع بہاولپور

Scanned by CamScanner